بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲	۸ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش	۲۰ شوال ۱۳۶۳ھ	۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کوئی اطلاع نہیں حاصل کی جا سکی۔

صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کی طبیعت آج بھی ویسی ہی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ — صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ بدستور علیل ہے۔ بخار اور بے چینی کسی قدر زیادہ ہے۔ اور علاج کے لئے پنسلین کی تلاش ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے جلسہ منٹگمری میں شمولیت کے لئے گیانی واحد حسین صاحب مولوی محمد حسین صاحب مہاشہ محمد عمر صاحب گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری بھیجے گئے — خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے — میاں احمد الدین صاحب زرگر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچہ بشیر احمد بیمار [illegible]

"الفضل" کے مطالبہ کے جواب میں

"پیغام صلح" اور مولوی محمد علی صاحب کے بہانے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے "پیغام صلح" کے چوکھٹہ میں جو الزامات بار بار شائع کرائے۔ اور اب تک کرا رہے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کو ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں۔ کہ "جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود پر افترا کیا ہے۔" ان کے متعلق ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ مولوی صاحب جن الفاظ میں جھوٹ اور افترا کے الزامات لگا رہے ہیں۔ ان کا ثبوت پیش کریں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کہاں فرمائے۔ اور وہ الفاظ کہاں شائع ہوئے۔

پہلے پہل مولوی محمد علی صاحب نے تو اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ "پیغام" نے "الفضل" کو "مدعی سست گواہ چست" کا مصداق قرار دیتے ہوئے مگر خود مولوی محمد علی صاحب کی بجائے چست بنتے ہوئے لکھا۔ "کوئی اس عقل کے دھنی (الفضل) سے پوچھے کہ ثبوت پیش کرنے کے لئے ہی تو دعوت مباحثہ دی جا رہی ہے اگر ان الزامات کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ تو میاں صاحب کو اس چیلنج کے قبول کرنے میں خوف کیوں ہے؟"

پھر لکھا۔ "الفضل نے مطالبہ کیا کہ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو جھوٹ خلیفہ صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں۔ ان کے ثبوت پیش کئے جائیں۔ اس سے زیادہ بے وقوفی کی بات غالباً اور کوئی نہیں ہو سکتی یعنی جب حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعوت مباحثہ دی ہے۔ تو اس مباحثہ کے دوران میں ہر قسم کے ثبوتوں کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن قادیانی دنیا نرالی ہے۔ اگر اس دماغی کیفیت کے لوگ بحث سے پہلے ثبوت مانگ لیں۔ تو انہیں معذور خیال کرنا چاہیئے۔" (پیغام ۱۲ ستمبر)

اس کے جواب میں ہم نے لکھا کہ

"مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف کچھ الفاظ منسوب کر کے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کی بنیاد پر بحث کر لو۔ اس کے متعلق کیا ہمیں یہ مطالبہ کرنے کا حق نہیں۔ کہ بحث کرنے سے قبل یہ تو بتائیں۔ کہ آپ کے پیش کردہ الفاظ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کہاں فرمائے ہیں

. . . .

مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ یا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریروں میں سے وہ الفاظ دکھائیں۔ جو حضور کی طرف اپنے چوکھٹہ میں نقل کر رہے ہیں یا کم از کم اتنا تو کہیں کہ الفاظ تو ان کے اپنے ہیں۔ مگر ان کا مفہوم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا بیان فرمودہ ہے۔" (الفضل ۲۷ ستمبر)

اس پر "پیغام صلح" تو جس نے ہمارے مطالبہ کے متعلق ہم پر "عقل کے دھنی" "سب سے زیادہ بے وقوفی کی بات" "قادیانی دنیا نرالی" وغیرہ کی پھبتیاں اڑائی تھیں خاموش ہو گیا۔ اور اس کی بجائے اس کے "حضرت امیر" نے برسنا شروع کر دیا۔ انہوں نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو ۴ اکتوبر کے "پیغام" میں شائع ہوا ہے کہا

"اس کمال درجہ کی چالاکی کو دیکھئے کہ ایک طرف ان تین باتوں کے قائل بھی ہیں۔ جو میں نے ان کی طرف منسوب کی ہیں۔ اور چونکہ جانتے ہیں۔ کہ یہ تینوں حضرت مسیح موعود پر افترا ہیں۔ اور اس کا کوئی جواب نہیں۔ اس لئے یہی رٹ لگائی جا رہی ہے کہ ان کے حوالے دو۔"

گویا جس بات کے متعلق پیغام نے یہ لکھا تھا۔ کہ "اس سے زیادہ بے وقوفی کی بات غالباً اور کوئی نہیں ہو سکتی۔" اسی کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا ارشاد یہ ہے۔ کہ وہ "کمال درجہ کی چالاکی" ہے اور ظاہر ہے کہ انتہا درجہ کی بے وقوفی اور کمال درجہ کی چالاکی دو متضاد باتیں ہیں۔ جو ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ اب یا تو پیغام کو اپنی رائے تبدیل کر کے اپنے "حضرت امیر" کے ساتھ متفق ہو جانا چاہیئے۔ اور اس بات کا اقرار کر لینا چاہیئے کہ "کمال درجہ کی چالاکی" کو انتہا درجہ کی بے وقوفی کہنے میں پیغام نے انتہائی بے وقوفی سے کام لیا۔ یا پھر اپنی بات پر قائم رہ کر اس شخص کو جس نے "پیغام" کے نزدیک انتہا درجہ کی بے وقوفی کو کمال درجہ کی چالاکی کہا۔ اسی زمرہ میں داخل کرنا چاہیئے۔ جس میں عقل مندوں کی ضد شامل ہوتے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ ایک ہی بات کو بے وقوفی اور انتہا درجہ کی بے وقوفی کہنے والا اور اسی کو چالاکی اور کمال درجہ کی چالاکی قرار دینے والا ایک ہی زمرہ میں رہ سکیں۔

یہ معاملہ عجیب وغریب سہی۔ مگر "حضرت امیر" اور ان کے "آرگن" کے درمیان ہے۔ اس لئے اسے ان کے حوالے کرتے ہوئے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے جس مطالبہ پر "پیغام" نے صاف انکار کر دیا تھا۔ اسی کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے یہ فرمایا ہے۔ کہ "اگر میاں صاحب خود اپنی زبان سے ایک دفعہ کہہ دیں۔ کہ جو باتیں میں نے ان کی طرف منسوب کی ہیں۔ ان کے حوالے نہیں دیئے۔ تو میں پھر حوالے دیدونگا۔"

یہ تو خوشی کی بات ہے۔ کہ مولوی صاحب نے ہمارا مطالبہ پورا کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ مگر اس تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ کہ "اگر

ایڈیٹر غلام نبی

کر" اگر میاں صاحب خود اپنی زبان سے ایک دفعہ کہہ دیں۔" تب آپ حوالے دیں گے۔ یہ خواہ مخواہ بات کو بڑھانا اور بے سود طول دینا نہیں تو اور کیا ہے۔ جب حوالے موجود ہیں۔ اور ان کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ تو پیش کر دیں۔ مولوی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کھلی چٹھی جس میں حوالے موجود ہیں" ان (آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب) کی خدمت میں بھی رجسٹری کر کے بھیجی گئی۔ اور میاں صاحب کو بھی رجسٹری کر کے بھیجی گئی" جب یہ بات ہے۔ تو کیوں اس چٹھی کے اس حصہ کو جس میں حوالے درج ہیں۔ اخبار میں درج نہیں کر دیا جاتا۔ جب ایسا چوکھٹہ بار بار شائع کیا جا سکتا ہے اور کیا جا رہا ہے۔ جس میں خود ساختہ الفاظ کی بنا پر جھوٹ اور افترا کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اصل حوالے درج نہیں کئے جاتے۔ اس کے لئے پہلے "پیغام" بہانے بناتا رہا۔ جب وہ لغو ثابت ہو گئے۔ تو مولوی صاحب نے خود بنانے شروع کر دیئے۔ اس سے سوائے اس کے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے جن الفاظ میں الزامات لگائے ہیں۔ ان کا ثبوت پیش کرنے سے وہ قطعاً قاصر ہیں۔

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا کیلئے پنی سلین کی ضرورت
احمدی ڈاکٹر صاحبان توجہ فرمائیں

صاحبزادی امۃ الوکیل کی حالت پھر تشویشناک ہو گئی ہے۔ کرنیل بھروچہ نے پنی سلین کا انجکشن تجویز کیا ہے۔ مگر وہ ملتی نہیں۔ اگر کسی احمدی ڈاکٹر صاحب کے ذریعہ ولایت کی بنی ہوئی پنی سلین مل سکے۔ تو وہ از راہِ مہربانی صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب پرائیویٹ روم نمبر ۲۵ سر گنگا رام ہسپتال لاہور کے نام وی۔پی ارسال فرما دیں۔

احباب جماعت اس دو سالہ بچی کے لئے جو ساڑھے تین ماہ سے شدید ترین بیماری میں مبتلا ہے۔ خصوصیت سے دعا بھی فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین +

سعید روح کی تڑپ

لاہور کے کالجوں کی مسموم مغربیت زدہ فضا میں تعلیم پانے والے نوجوان کی سعید روح کسی جائے پناہ کی تلاش میں تڑپتی ہے۔ ہمارے مہربان آقا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے اس تڑپ کا احساس فرماتے ہوئے لاہور میں احمدیہ ہاسٹل قائم فرمایا ہوا ہے۔ جہاں نوجوان روحانی تسکین حاصل کر سکتا اور اپنے قلب کو زنگ آلود ہونے سے بچا سکتا ہے۔ پس اے لاہور کے کالجیٹ! آ! احمدیہ ہوسٹل میں داخل ہو کہ تیرے رہنے کے لئے بہترین جگہ ہے۔ غلام مصطفیٰ سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

جلسہ سیرت النبیؐ کے متعلق
اعلان

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ۵ نومبر ۱۹۴۴ء کی تاریخ مقرر ہے۔ جملہ جماعتیں ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ اور اس تاریخ پر ہر جماعت یہ جلسہ کرے

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

درخواستِ دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے اور اب کچھ عرصہ سے سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے جہاں کرنیل بھروچہ نے اسکے ران کے جوڑ کے پاس اپریشن کیا ہے۔ چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہو گئی ہے اسلئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کر کے ممنون فرماویں۔ بیگم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

نمائندگان مجالس خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں ہر ماتحت مجلس کی طرف سے سالانہ اجتماع پر نمائندگی ضروری ہے۔ چنانچہ مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق ہر بیس خدام پر یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ ہر مجلس کی طرف سے آنا ضروری ہے۔ مثلاً جن مجالس کے خدام کی تعداد بیس یا بیس سے کم ہے۔ ان کی طرف سے ایک نمائندہ اور جن کی پچیس تیس یا چالیس تک ہے ان کی طرف سے دو نمائندوں کا آنا ضروری ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس

خاکسار ملک عطاء الرحمن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع پر مجالس کی نمائندگی

خدام کا سالانہ اجتماع درحقیقت ان کی تربیت کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔ جس میں ان کی تربیت کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کوشش تو اس امر کی کیجائے کہ زیادہ سے زیادہ خدام اپنے اس اجتماع میں شریک ہوں۔ لیکن مجالسِ ماتحت کی طرف سے مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق نمائندگان کی شرکت نہایت ضروری ہے۔ تاکہ نمائندگان جب اجتماع میں شرکت کے بعد اپنی اپنی مجالس میں واپس جائیں۔ تو ان تمام امور کو اپنے ہاں رائج کریں جن کا عملی مظاہرہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ان کے سامنے پیش کیا گیا ہو۔ ہر بیس خدام یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ کا آنا ضروری ہے۔

خاکسار ملک عطاء الرحمن منتظم مقام اجتماع

خدام کا ناشتہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام نوجوانانِ سلسلہ کی ہر رنگ میں تربیت کی غرض سے ہے۔ خدام کو اس امر کی تربیت بھی ضروری ہے کہ وہ سخت سے سخت حالات میں شدید مشکلات ظاہری اسباب سے بے نیاز ہو کر صبر و استقلال کے ساتھ دشوار ترین حالات کا جوانمردی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے اپنی خدمات کو جاری رکھ سکیں۔ اس لئے ہر خادم کے پاس جہاں اس کا ضروری سامان ہر وقت اس کے پاس موجود رہنا لازمی ہے وہاں ہنگامی خوراک کے طور پر ایک سیر بھنے ہوئے چنے بھی ہر وقت تیار موجود رہنے ضروری ہیں۔ چنانچہ خدام جب سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائیں تو ہنگامی خوراک کے طور پر ایک ایک سیر بھنے ہوئے چنے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

خادم کا سامان

ہر خادم کے پاس ہر وقت ایک تھیلے کا موجود ہونا ضروری ہے۔ جس میں مرکز کی طرف سے تجویز شدہ سامان ہر وقت موجود ہو۔ چنانچہ خدام جب سالانہ اجتماع میں شرکت کیلئے تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ ایک ایک تھیلا اور اس میں "خادم کا سامان" ضرور لائیں۔ صرف انہی خدام کو مقام اجتماع میں داخل ہونے کی اجازت ہوگی جن کے پاس ان کے تھیلے میں خادم کا ضروری سامان موجود ہوگا اور اس کے علاوہ ہنگامی خوراک کے لئے ایک سیر بھنے ہوئے چنے۔

خاکسار۔ ملک عطاء الرحمن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

اخلاقی مقابلے۔ خدام! اسلامی اخلاق و اسلامی آداب سے واقف ہو کر آئیں

منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

228

قرآن پڑھ کر بخشنا

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

ایک دوست ضلع گجرات سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں قرآن ختم کر کے وہ شخص کسی دوسرے کو اس ختم کا ثواب بخشدیتا ہے آیا یہ جائز ہے۔ اور ثواب پہنچ جاتا ہے؟ اور اگر ناجائز ہے تو کیا دلیل ہے؟

جہاں تک میرا علم ہے ایسا ختم مُردوں کو بخشا جاتا ہے۔ زندوں کو نہیں۔ اور اصولاً یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ صرف دو چیزیں مُردوں کو پہنچتی ہیں۔ یعنی اگر خدا چاہے تو ان کا فائدہ اُسے ملتا ہے۔ (۱) اوّل دُعا جو مُردہ کے حق میں کی جائے۔ دُعا تو خدا سے درخواست ہے کہ فلاں شخص کے گناہ بخش یا اس کے مدارج بلند کر یا اسے عذابوں سے بچا وغیرہ وغیرہ اور دُعا زندہ اور مُردہ دونوں کے لئے کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ درود شریف بھی دُعا ہے۔ اور اپنے والدین یا مومنین کے لئے خواہ وہ مر چکے ہوں یا زندہ ہوں دعا کرنے کا حکم ہے۔

(۲) دوسرے مالی امداد۔ یہ بھی ہم زندوں کی کیا کرتے ہیں۔ مثلاً کسی کا قرضہ اتار دیا۔ جرمانہ ادا کر دیا۔ اسی طرح مرنے کے بعد بھی اگر مرنے والے پر قرضہ ہو۔ تو کوئی عزیز اس کا قرضہ اتار سکتا ہے۔ کوئی زندہ شخص بیمار ہو تو اس کی طرف سے صدقہ خیرات چندہ اس کے اقربا دے سکتے ہیں۔ اسی طرح مُردہ کی طرف سے بھی صدقہ خیرات وغیرہ اس کے عزیز دے سکتے ہیں۔ لیکن نماز روزہ قرآن پڑھنا اور دیگر عبادات جسمانی نہ زندہ کی طرف سے ادا ہو سکتی ہیں نہ مُردہ کی طرف سے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ جب یہ مالی عبادات ادا ہو سکتی ہیں۔ تو دوسری کیوں نہیں ہو سکتیں۔ اس کی دو وجوہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ صدقہ خیرات وغیرہ جب آپ اپنے ایک مُردہ عزیز کی طرف سے کسی غریب کو دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ میرے مرحوم باپ یا ماں کی طرف سے ہے۔ تو وہ غریب صدقہ لینے والا فوراً بجائے آپ کے اس مُردہ کو دُعا دیتا ہے پس مالی عبادت کا نتیجہ بھی مُردہ کے حق میں دعا ہی ہے۔ اور دُعا کے متعلق کسی قسم کا کوئی شبہ ہی نہیں۔ دوسری وجہ مالی قربانی کی قبولیت کی یہ بھی ہے۔ کہ بیٹا بیٹی یا بیوی وغیرہ رشتہ دار جو صدقہ ماں باپ یا خاوند کی طرف سے دیتے ہیں۔ وہ عموماً اس مردہ کے مال کے وارث بھی ہوتے ہیں۔ پس جو مال مُردہ کا کمایا ہُوا ہو۔ اور اس کے وارث اسے قبضہ میں لائیں۔ پھر جب بھی وہ صدقہ دینگے تو اس صدقہ میں اصلی کمانے والا بھی شریک ہوگا۔ جس طرح نیکی کا سکھانے والا اس نیکی کے کرنے والوں کے ساتھ شریک ہُوا کرتا ہے۔

پس صرف دو ہی صورتیں مردہ کو فائدہ پہنچانے کی ہیں۔ دُعا اور صدقات۔ باقی عبادات نہیں پہنچتیں۔ جو حکم زندوں کے لئے ہے وہی مُردوں کے لئے بھی ہے۔ دُعا اور مالی مدد جیسی زندوں کو پہنچتی ہے۔ ویسے ہی مُردوں کو اور نماز روزہ قرآن وغیرہ جیسا زندوں کو نہیں پہنچتا۔ ویسے ہی مُردوں کو نہیں پہنچتا۔ میرے نزدیک تو ثواب کے پہنچنے میں زندہ اور مردہ برابر ہیں۔ جو چیز ہم زندہ کو پہنچا سکتے ہیں۔ وہی مُردہ کو بھی پہنچ سکتی ہے۔ زندہ کو دُعا کا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور زندہ کا قرض ہم اتار سکتے ہیں۔ کسی زندہ کے نام سے ہم صدقہ خیرات دے سکتے ہیں۔ لیکن کسی زندہ کی طرف سے نماز روزہ حج وغیرہ نہیں کر سکتے۔ یہی حال مُردہ کے متعلق بھی ہے۔ لیکن شائد کسی کو یہ کھٹکا ہو۔ کہ حج بدل تو مشہور چیز ہے۔ پھر معلوم ہُوا کہ بدنی عبادات بھی مردہ کیطرف سے ہو سکتی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض لوگوں کو جنہوں نے یہ ظاہر کیا تھا کہ مرنے والا فلاں عبادت کی نیت اور ارادہ رکھتا تھا لیکن موت کی وجہ سے نہ ادا کر سکا۔ ان کو اجازت دے دی تھی۔ کہ بے شک مرنے والے کی نیت عملاً پوری کر دو۔ ورنہ حقیقۃً خدا کے ہاں تو مرنے والے کو اپنی نیت کا ثواب مل ہی چکا تھا۔ پس اگر کسی مرنے والے کی نیت کسی عبادت کے متعلق معلوم ہو جائے کہ وہ اس عمل کے کرنے کا شائق تھا۔ لیکن موقعہ نہیں مل سکا۔ تو اس مُردہ کی ایسی خواہش اور ارادہ کا پورا کر دینا جائز ہے۔ مگر یہ غلط ہے کہ کسی شخص نے خود تو کبھی قرآن کھول کر نہ دیکھا ہو۔ مگر کوئی مُلّا ایک قرآن ختم کر کے اس کا ثواب اسکی روح کو بخشدے۔ پہلے وہ یہ تو ثابت کرے۔ کہ اسے خود بھی اس کا کوئی ثواب ملا یا نہیں۔ اور اگر ملا تو شریعت کے کس حکم سے اسکو اس ثواب کے تبدیل کرنے کا اختیار حاصل ہو گیا؟ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتوےٰ اس بارہ میں پیش کرتا ہوں

"میت کو صدقہ وخیرات جو اس کی خاطر دیا جائے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ثابت نہیں۔ اس کے بجائے دُعا کی جائے جو میت کے حق میں کرنی چاہیئے۔ میت کے حق میں صدقہ خیرات اور دُعا کا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے۔ لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے۔ جو انسان اپنے ہاتھ سے دیجائے۔ کیونکہ اسکے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔"

نظام تعلیم میں اصلاح کی چند تجاویز

جناب خان بہادر چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم اے کے چند مضامین بعنوان "کماحقہ تبلیغ کے لئے تعلیمی نظام میں اصلاح کی ضرورت" الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ گو اس بارہ میں مجھے کوئی خاص تجربہ نہیں ہے۔ تاہم اپنے خیالات اس غرض سے عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اور احباب بھی اس مفید سلسلہ کو جاری رکھیں۔ اور خدا کرے ایسا ہو۔ کہ جو ضرورت ہمارے سلسلہ کو تعلیمی نظام اور نصاب کے بہتر کئے جانے کی ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی ہے۔ وہ معرض عمل میں آ جائے۔

(۱) یہ جو کہا جاتا ہے کہ جب تک گاڑی کے سب پہیئے ایک دوسرے سے تعاون نہ کریں وہ چل نہیں سکتی۔ اور محکمہ تعلیم میں اس سے یہ مراد لی جاتی ہے۔ کہ لڑکوں کے والدین بھی انکی تعلیم و تربیت کے تعلق استادوں کے مددگار ہونے چاہئیں درا صل اپنی ذمہ داری کو دوسروں پر ڈالنا ہے۔ گاڑی خواہ کتنے پہیوں کی ہو۔ اور اس میں خواہ کتنے انجن یا مویشی جوت دیئے جائیں۔ اسکے چلانے کا ذمہ وار ایک ہی ڈرائیور ہُوا کرتا ہے۔ بچوں کے والدین عموماً تعلیم یافتہ نہیں ہوتے۔ ان کو فکر معاش اور خانہ داری سے بھی فرصت نہیں ملتی۔ مرد اکثر پردیس میں رہتے ہیں یا اپنے کام میں مصروف۔ اس وجہ سے تعلیم یافتہ والدین بھی کافی توجہ نہیں کر سکتے۔ پھر جب بچے اس قابل ہو جاتے ہیں۔ کہ گھر سے باہر قدم رکھ سکیں تو انکو قید نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب وہ سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ تو والدین کی دسترس سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بچوں کی تعلیم کے ساتھ تربیت کی ذمہ داری بھی استادوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور خصوصاً قومی ادارہ کے معلمین کو تو تربیت کا خیال تعلیم سے بھی زیادہ رکھنا چاہیئے۔

(۲) ہمیں اپنی اولاد کو مروجہ تعلیم کے بُرے اثر سے جہاں تک ہو سکے جلد بچانے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ بالخصوص لڑکیوں کے تعلق تجربہ کو زیادہ وسعت نہیں دینی چاہیئے۔ کم از کم سر دست ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ تیرہ سال کی عمر تک لڑکیوں کو صرف دینی تعلیم حاصل کرائی جائے۔ اس کے بعد بھی جب تک وہ دینیات میں کافی ادراک نہ کرلیں۔ بغیر خاص ضرورت کے دنیاوی تعلیم کی اجازت نہ دی جائے۔

(۳) عشقیہ ناول۔ جھوٹے قصے اور مخول بازی کے لٹریچر سے بچوں کو بچایا جائے۔ اور ایسے مضامین سے نصاب اور لائبریریوں کو پاک رکھا جائے

(۴) تعطیلیں کم کر کے روزانہ اوقات تعلیم کو بڑھانا نہائت ضروری ہے۔ کم از کم ایک پیریڈ روزانہ اسلئے ہو۔ جس میں وعظ اور نصائح سنائے جائیں۔ اور تقریر کی مشق کرائی جائے۔

(۵) ایک پیریڈ ہر ہفتہ اسلئے ہو کہ لڑکے بیان کریں۔ اس ہفتہ انہوں نے کیا کچھ پڑھا ہے۔ اور اپنی ضروریات یا تکالیف بھی بتایا کریں۔

(۶) چھوٹے بچوں کے معلم بڑی عمر کے ہوں۔ تو زیادہ بہتر ہو گا۔

(۷) بچوں کو جسقدر سبق دیا جائے سکول میں ہی بخوبی یاد کرایا جائے۔ بچوں کو گھر پر مطالعہ کرنے کی ترغیب دی جائے۔ کند ذہن بچوں پر زیادہ توجہ کر کے انکو ذہین بچوں کے ساتھ چلایا جائے۔ تو وہ ضرور چل سکیں گے۔

(۸) ہر ایک ماسٹر بچے کو بدنی سزا نہ دے۔ اور نہ ہی سزا دلانے کے لئے ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں بھیجکر تعلیم کا ہرج کیا جائے۔ استاد بچوں کے جرم نوٹ کر لیا کریں۔ اور جب ہیڈ ماسٹر صاحب گشت پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسجد ٹبورا کی تعمیر کے تفصیلی حالات

مندرجہ ذیل مضمون چیف انفارمیشن آفیسر دار السلام (مشرقی افریقہ) کی خواہش پر برائے نشر ان کی خدمت میں ارسال کیا گیا۔

وہ لوگ جو ٹانگانیکا کی ترقی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بات یقیناً موجب مسرت ہوگی۔ کہ ٹبورا میں جو مشرقی صوبہ کا صدر مقام ہے۔ اور ٹانگانیکا ریلوے سنٹرل لائن پر ایک اہم جنکشن ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے اس میں ان دنوں ایک نہایت ہی خوبصورت۔ دلکش مغربی اور مشرقی فن تعمیر کے نمونہ کی ایک بہت بڑی عمارت مارکیٹ کے قریب کی کھلی زمین میں دکھائی دیتی ہے۔ اگرچہ یہ عمارت ابھی تک مکمل نہیں ہوئی۔ تاہم ہر راہ گذر کے لئے جاذب توجہ بنی ہوئی ہے۔ اور باہر سے آنے والے اس عمارت کو دیکھے بغیر ٹبورا چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ ٹبورا میں باہر کے لوگوں کے لئے اس وقت تک وہ مقام جہاں Living stone آکر ٹھیرا تھا۔ دلچسپی کا مرکز تھا۔ لیکن اس یادگار کے علاوہ اب یہ نئی عمارت بھی جو فن تعمیر کا ایک خاص نمونہ ہے۔ اور اسے ٹبورا کی خاص زینت سمجھا جاتا ہے۔ لوگوں کی توجہ کا ایک خاص مرکز بنتی جا رہی ہے۔ یہ عمارت مسجد ہے۔ جو احمدیہ جماعت کی جدوجہد کے نتیجہ میں اس کے مبلغ شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر نگرانی بن رہی ہے۔ اور اب تکمیل کے آخری مراحل طے کر رہی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بعض ضروری امور جو سب کے لئے بے حد دلچسپی کا موجب ہوں گے۔ بیان کرنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی قدر جماعت احمدیہ کی تاریخ بیان کر دی جائے۔ تا مسجد کے حالات مسجد بنانے والوں کے حالات معلوم کر کے آپ زیادہ عمدگی سے سمجھ سکیں۔

ساری دنیا میں احمدی

جماعت احمدیہ مسلمانوں کا ایک نہایت روشن دماغ اور تعلیمیافتہ طبقہ ہے۔ اس جماعت کے افراد دنیا کے ہر علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔ صرف گولڈ کوسٹ میں جو مغربی افریقہ کا ایک حصہ ہے۔ اس جماعت کے تیس ہزار افراد اور بیسیوں تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ نائیجیریا میں ایک وسیع طبقہ اصل باشندوں کا اس جماعت میں شامل ہے۔ فری ٹاؤن کے اکثر دیہات احمدیت کے حلقہ بگوش ہیں۔ انگلستان میں احمدیوں کی خاص قربانی اور کوشش سے ایک خوبصورت مسجد لندن کے محلہ پٹنی میں ۱۹۲۴ء سے بنی ہوئی ہے۔ جو لنڈن میں سب سے پہلی مسجد ہے۔ امریکہ میں ہزاروں سفید اور کالے رنگ کے باشندے احمدیت کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ ہندوستان تو اس جماعت کا خاص مرکز ہی ہے۔ اور اس وجہ سے بالعموم ہندوستان کے تعلیمیافتہ طبقہ پر اس جماعت کے خیالات کا گہرا اثر ہے۔ حکومت پنجاب کی رپورٹ کے مطابق اس جماعت کی عورتوں کی تعلیمی ترقی دیگر سب ہمسایہ اقوام سے بڑھی ہوئی ہے۔ اور یہی حال مردوں کی تعلیمی ترقی کا ہے۔

جماعت احمدیہ اور حکومت برطانیہ

حکومت کے ساتھ اس جماعت کے تعلقات کی بنیاد اس مذہبی اصول پر ہے۔ کہ خدا۔ رسول اور بادشاہِ وقت کی فرمانبرداری کرو۔ تا ملک کی اخلاقی اور تعلیمی حالت میں ترقی ہو۔ اور بڑی سختی کے ساتھ جماعت احمدیہ اس اصول پر کاربند ہے۔ کہ موجود الوقت حکومت کے ساتھ تعاون نہ کرنا دوسرے لفظوں میں قوم میں عدم تعاون کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ جو نہ صرف حکومت کے لئے بلکہ اپنے لئے بھی مضر ہے۔ اس واضح اور روشن پالیسی کی وجہ سے حکومت کے لئے اس جماعت کی طرف سے کبھی کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ اپنی دیانتداری۔ ایمانداری اور صاف گوئی کی وجہ سے یہ جماعت ہمیشہ حکومت کی نظروں میں قابل عزت سمجھی گئی ہے مسٹر ایڈورڈ لنکولن جو تیس سال تک پنجاب میں I. C. S. کی ملازمت میں ڈسٹرکٹ کمشنر گورنمنٹ کے سیکرٹری اور ایڈیشنل ڈویژن کے ایکٹنگ کمشنر کے سے ذمہ وار عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ حال ہی میں ریٹائر ہو کر نیروبی آئے ہیں۔ اور ایک موقع پر دوران بیان میں انہوں نے فرمایا:۔

"مسلمانوں کی یہی ایک جماعت ہے۔ جو جنگ میں بحیثیت جماعت امداد دے رہی ہے۔ دوسری جماعتوں کی امداد انفرادی ہے۔ لیکن اس جماعت کے امام۔ کھلے الفاظ میں اپنی جماعت کو جنگ میں امداد دینے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ گورنمنٹ اس جماعت کا خاص طور پر احترام کرتی ہے۔ اس جماعت کے ایک مقتدر ممبر سر ظفر اللہ خاں کو جو آج کل فیڈرل کورٹ آف انڈیا میں جج ہیں۔ حال ہی میں امریکہ اور چین میں لڑائی کے متعلقہ امور کی سرانجام دہی کے لئے بھیجا گیا تھا۔ فیڈرل کورٹ میں جج مقرر ہونے سے پہلے وہ دس سال تک وائسرائے کی کیبنٹ کے ممبر رہے ہیں"۔

جماعت احمدیہ کی جنگی خدمات

اس جماعت کی جنگی خدمات کی تفصیل اس وقت بیان نہیں کی جا سکتی۔ تاہم اس قدر بیان کر دینا کافی ہوگا۔ کہ کل تعداد احمدیوں کی جو فوجی خدمات پر مامور ہیں۔ ۱۵۰۰۰/ ہے۔ اور یہ تعداد جماعت احمدیہ کی حیثیت سے بہت بالا و برتر ہے۔ مالی امداد میں بھی ہمسایہ اقوام سے کسی طرح پیچھے نہیں۔ چنانچہ سول اور ملٹری حکام نے ہمیشہ ان مساعی کو نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

بانیٔ جماعت اور موجودہ امام

اس جماعت کے بانی حضرت سیدنا مرزا غلام احمد قادیانی ؑ تھے۔ جو ادیانِ عالم کی پیشگوئیوں کے مطابق موعود نبی تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں نہایت بیش بہا خدمات انسانیت کی خاطر انجام دیں۔ اب آپ ؑ کے جانشین حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ ہیں۔ جو جماعت کے موجودہ امام ہیں۔ مسٹر لنکولن نے آپ کے ہی متعلق اپنے بیان میں اشارہ کیا ہے۔ آپ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کی ترقی ہندوستان سے نکل کر باہر کے ممالک میں بھی ہوئی۔ اور آپ نے ایک وسیع نظام تبلیغ اور ادنیٰ اقوام کو اعلیٰ اخلاق سے مزین کرنے کے لئے تیار کیا ہے۔ آپ ہی کی ہدایت کے ماتحت مشرقی افریقہ میں شیخ مبارک احمد صاحب بحیثیت مبلغ ۱۹۳۴ء کے آخر میں آئے۔

قیام مشن میں کامیابی

وہ قومیں جو اپنے مشنریوں کو مختلف ممالک میں بھیجتی ہیں۔ اس بات کو بخوبی سمجھتی ہیں۔ کہ ابتدائی مشنریوں کو کن کن مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور کن مصائب کو برداشت کر کے انہیں اپنے مقصد کے حصول کے لئے راہ تیار کرنی ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے مشنری کو بھی اس ملک میں وہی تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ بایں ہمہ جماعت احمدیہ کو اس ملک میں مشن قائم کرنے میں کامیابی ہوگئی۔

اگرچہ مشرقی افریقہ کے تمام اہم مقامات میں جماعت احمدیہ کے افراد پائے جاتے ہیں۔ لیکن افریقن احمدیوں کی اس وقت ایک معقول تعداد ٹبورا اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ جماعت کی اس وسعت کے پیشِ نظر ضروری خیال کیا گیا۔ کہ ٹبورا میں احمدیہ مسجد طیار کی جائے۔

تعمیر مسجد میں مشکلات

۱۹۴۱ء کے شروع میں احمدیہ جماعت ٹبورا نے مسجد احمدیہ تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اور اس غرض کے لئے ان کے پاس ایک فری ہولڈ پلاٹ بھی تھا۔ اور مقامی ٹاؤن شپ اتھارٹی کی منظوری سے مسجد کی بنیادوں کا کام شروع بھی ہو چکا تھا۔ کہ احمدیت کے مخالفین نے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ اس پلاٹ پر مسجد بنانی مشکل ہوگئی۔ اور حکومت کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ احمدیوں کو مسجد نہ بنانے دے۔ اور ان کی اس آزادی کو جو حق عبادت کیلئے ہے۔ غصب کر لیا جائے۔ حکومت اور اس کے ماتحت حکام نے ان کے اس ناواجب مطالبہ کے ماننے سے انکار کر دیا۔ تاہم موجودہ جنگ کے ایام میں جبکہ حکومت کسی قسم کی بے چینی دیکھنا پسند نہیں کرتی۔ نظام و امن کے قیام کی خاطر جماعت احمدیہ سے گفت و شنید کر کے مسجد کے لئے مرکزِ شہر میں ایک موزون جگہ دے دی۔ جس پر موجودہ مسجد زیر تعمیر ہے۔

مسجد کا سنگِ بنیاد

موجودہ پلاٹ پر کام کا آغاز بعد حصول اجازت ۸؍ جون ۱۹۴۴ء کو بنیادوں کے کھودنے سے کیا گیا۔ اور اسلامی طریق کے مطابق دعا کر کے۔ اور علی الخصوص وہ دعائیں جو حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

229

ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بناتے ہوئے کہی پڑھتے ہوئے بنیادیں کھودی گئیں۔ پھر ۲۷ جون ۱۹۴۳ء کو صدقات اور دعاؤں کے بعد مسجد کا سنگ بنیاد شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے رکھ دیا۔ اور اس تقریب پر پھر دعائیں کی گئیں مسجد کے برآمدہ میں ایک پتھر نصب کیا گیا ہے جس پر حسب ذیل عبارت کندہ کی گئی ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

"میری فتح ہوئی۔ میرا غلبہ ہوا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

وقل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین (قرآن مجید)

میں شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ جس کا مرکز قادیان پنجاب ہندوستان ہے۔ خدا کی رضا کے حصول کیلئے اور اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر مشرقی افریقہ کے اس حصہ میں بلند ہو۔ اور اس ملک کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پاویں جو ہمیں ملی ہے۔ آج بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۴۳ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ اس مسجد کی بنیاد رکھتا ہوں۔ اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرماوے۔ اور اس مسجد کی آبادی کے سامان پیدا کرے۔ اور ہمیشہ کیلئے اس مسجد کو نیکی تقویٰ انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے۔ اور یہ جگہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ بروز نائب محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نورانی کرنوں کو اس ملک میں پھیلانے کیلئے روحانی سورج کا کام دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع الدعا

۲۷ جون ۱۹۴۳ء

مسجد کا دروازہ سب عبادت کرنیوالوں کیلئے کھلا ہے

اگرچہ یہ مسجد جماعت احمدیہ نے تعمیر کی ہے اور قدرتی طور پر احمدیہ مسجد کہلائیگی۔ مگر خدا کا گھر ہونے کی حیثیت سے تمام ان لوگوں کیلئے جو خدا کی عبادت کرنا چاہیں۔ ان کیلئے اس مسجد کا دروازہ کھلا ہوگا۔ اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی عبادت الٰہی کیلئے مسجد میں داخل ہونیکی آپ نے اجازت دی کو زندہ کرنیوالی ہوگی۔

مسجد کی عمارت

اب مسجد کی عمارت اور اسکے متعلق امور کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ عمارت ایک بڑے ہال جو ۳۰×۵۴ لمبا چوڑا ہے۔ اور اسکے سامنے برآمدہ اور ہال کے دائیں بائیں طول اور عرض میں دو دو کمرے ہیں پر مشتمل ہے۔ بائیں طرف کے دونو کمرے عورتوں کیلئے مخصوص ہونگے۔ جو مسجد میں اپنے الگ دروازہ سے داخل ہونگی۔ اور اپنے فریضۂ عبادت کو ادا کرکے آزادی سے باہر جا سکیں گی۔ دائیں طرف کے دو کمرے جماعت احمدیہ کی تبلیغی ضروریات کے لئے استعمال ہوں گے۔ اس کے سامنے ۳۰×۶۰ فٹ کا لمبا چوڑا مسجد کا صحن ہے۔ جس کے اردگرد خوبصورت چار دیواری بنائی گئی ہے۔ ایسے طور پر کہ مسجد کے سامنے کا حصہ پوری طرح نظر آتا ہے۔ اور اس کی خوبصورتی کو دالان کے درمیانی دروازہ نے بہت بڑھا دیا ہے۔ درمیان کے دروازہ ہر دو چھوٹے چھوٹے دروازہ کی لمبائی اور چوڑائی کے لحاظ سے منارے بنائے گئے ہیں۔ اور ان کے درمیان کی ایک مستطیل جگہ میں سبز رنگ کی زمین پر سنہری رنگ میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ عربی رسم الخط میں لکھا گیا ہے جس کے نیچے انگریزی زبان میں ترجمہ بھی زنگدار حروف میں دور سے دکھائی دیتا ہے۔ یہ حروف اوپر کو ابھرے ہوئے ہیں۔ اور سیمنٹ سے طیار کئے گئے ہیں۔ در اصل یہ الفاظ اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہیں۔

"There is none worthy of adoration but Allah Mohammad is the messenger of Allah"

مسجد کے صحن کے درمیانی دروازہ کی دائیں طرف دو چھوٹے کمرے اور ایک بڑا کمرہ بائیں طرف دیگر ضروریات کیلئے تیار کئے گئے ہیں۔ ان کی تعمیر اور کھڑکیوں کی طرز ایسی دلکش ہے کہ سامنے کے سارے حصہ کی خوبصورتی کو گویا چار چاند لگا دیئے گئے ہیں۔ مسجد کے ہال پر جو مردوں کی عبادت کیلئے ہے۔ اور جس میں بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے تمام مرد دوش بدوش کھڑے ہو کر عبادت کرینگے چاروں کونوں میں چار بلند مینار کھڑے کئے گئے ہیں۔ جنکے گنبد اور کلغی سفید رنگ کی ہے۔ اور گنبد اور کلغی کا درمیانی حصہ سیمنٹ رنگ کا ہے۔ اور ستون جن پر گنبد کھڑے ہیں۔ سیمنٹ کنکریٹ کے طیار کئے گئے ہیں۔ اور سیمنٹ رنگ کے بڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ ان ستونوں اور اوپر کی کناری کے درمیان آٹھ خوبصورت کھڑکیاں طیار کی گئی ہیں جن کا سفید رنگ ہے۔ اور ان کھڑکیوں کے اوپر پھر گنبد تیار کئے گئے ہیں۔ سامنے کے دو مناروں کے درمیان ایک دلکش مہتابی تیار کی گئی ہے۔ یہ مہتابی دو چھوٹے مناروں کے درمیان ایک دائرہ اور اس پر ایک خوبصورت گنبد پر مشتمل ہے۔ جو مشرقی فن تعمیر کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ ہال پر منگلور ٹائلز کی چھت ڈالی گئی ہے۔ جو اس عمارت کی زینت کو دوبالا کر رہی ہے۔ علاوہ ان مناروں کے مسجد کے ہال کے دائیں اور بائیں جو کمرے ہیں۔ چاروں کونوں میں عربی طرز کے گنبد نما منارے کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ جو درمیانی مناروں سے نیچے اور باہر کے کمروں کی بلندی سے ۵ فٹ اونچے ہیں۔ جو دودھ کی طرح سفید رنگ کے ہیں۔ اور اپنی دلربا سادگی کیوجہ سے ہر راہ گذر کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ سامنے کے برآمدے کی بلندی اور اردگرد کے کمروں کی بلندی چونکہ ایک جیسی ہے۔ جو درمیانی ہال سے تین فٹ کم ہے۔ اس لئے دیوار کی بلندی جہاں ختم ہوتی ہے۔ وہاں تین طرف خوبصورت کناری اور اس کے اوپر سیمنٹ کی کھڑکی دار چھوٹی دیوار بنائی گئی ہے۔ اور سامنے برآمدے کے تینوں دروازوں اور ان کے ستونوں اور آرچز کو ایسے رنگ میں تیار کیا گیا ہے کہ مغربی فن تعمیر کی خوبصورتی کی جھلک پیدا کر دی ہے۔ درمیانی ہال میں عین وسط میں محراب ہے۔ جو بالکل گول ہے۔ اور مکہ کی طرف کچھ آگے نکلی ہوئی ہے۔ مسجد کے سامنے کے حصہ کو چھوڑ کر باقی تینوں طرف میں خوبصورت کھڑکیاں دیوار میں لگا دی گئی ہیں۔ مسجد کے Structure کی یہ مختصر تفصیل ہے جسے ٹانگانیکا کے چیف انفارمیشن آفیسر مسٹر الشبروڈ نے دیکھ کر ایک دفعہ کہا The [illegible] Mosque اور ٹانگانیکا سٹینڈرڈ کے نامہ نگار نے عرصہ ہوا جبکہ ابھی مسجد ابتدائی مراحل میں ہی تھی۔ اور بلند اور خوبصورت منارے اور گنبد وغیرہ کا نام بھی نہ تھا۔ لکھا

The new Mosque is attractive in design & Structure

یہ خوبصورت عمارت جو ہندوستانی، عربی اور مغربی فن تعمیر کا مجموعہ ہے۔ اور جس کا کسی قدر اندازہ آپ اس تفصیل سے معلوم کر سکتے ہیں۔ جو ابھی بیان کی گئی۔ اب قریب الاختتام ہے۔ اس کی تعمیر میں اطالین نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور اطالین اور انڈین کے طیار کردہ نقشوں کے مطابق انہوں نے اپنے اس کمال کا جو فن تعمیر میں زمانہ قدیم سے انہیں حاصل ہے نمونہ دکھایا ہے۔ مسجد کی عمارت کیلئے سادگی ازبس ضروری ہے تا عبادت کے وقت انسانی دماغ عبادت کی طرف متوجہ رہے۔ مگر اس سادگی میں بھی انہوں نے لاریب اپنے کمال کو نہیں چھوڑا۔ مناروں کا ابتدائی کام اور درمیان کی مہتابی ایک انڈین کاریگر کے کمال کا نمونہ ہے۔ اور ان کی بیرونی زینت اور پلستروں کی خوبی اطالین کی مہارت کا کرشمہ ہے۔

مسجد کا نام

اس مسجد کا نام جماعت احمدیہ کے امام نے "مسجد الفضل" رکھا ہے۔ مسجد کے برآمدے کے سامنے کی دیوار کے عین وسط میں کناری کے اوپر ایک خوبصورت دائرہ طیار رکھا گیا ہے جسکے وسط میں یہ نام کندہ کر دیا گیا ہے۔ اس نام کے اوپر قرآن مجید کی آیت ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء کندہ کر دی گئی ہے جسکے معنے ہیں۔ کہ حقیقی فضل خدا کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے وہ دیتا ہے۔ یہ آیت اس طرف اشارہ کر رہی ہے۔ کہ یہ مسجد خدا کے فضل سے ہی بنی ہے ورنہ ظاہری حالات اس مسجد کی تعمیر کے خلاف تھے پھر نیچے اس نام کے لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ قرآن کی ایک دوسری آیت کندہ کی گئی ہے۔ جسکے معنے ہیں۔ کہ بے شک خدا نے تمہیں جبکہ تم ادنیٰ اور حقیر خیال کئے جاتے تھے۔ جنگ بدر میں تمہاری امداد کی۔ یہ دائرہ اوپر کو ابھرا ہوا ہے اور سفید رنگ کی زمین پر سیاہ رنگ کے حروف کندہ ہیں۔ اور دور سے پڑھے جاتے ہیں۔

احمدیوں کی مالی قربانی

جماعت احمدیہ جسکے افراد جو سارے مشرقی افریقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی اپیل پر دل کھول کر مالی امداد دی ہے اور تعمیر کے دوران میں کسی وقت بھی مبلغ سلسلہ جو اس ساری عمارت کو اپنی زیر نگرانی شب و روز کی محنت سے تیار کروا رہے ہیں۔ مالی مشکلات پیش نہیں آئیں۔ البتہ جنگی حالات کی وجہ سے ضروری سامان کے حصول میں دقت برداشت کرنی پڑی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت کا شکریہ

ملایا کانگیکا کی حکومت اور اس کے متعلقہ افسروں نے نہایت ہی فراخدلی اور شرافت کے ساتھ اپنے دست تعاون کو ہر وقت دراز رکھا ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ دلی شکریہ ادا کرتی ہے - اور حقیقت یہ ہے کہ اس جدو جہد کے بعد اللہ اس مسجد کا تعمیر ہونا جہاں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا نشان ہے - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اس جماعت کے ساتھ ہے - وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مذہبی امور میں حکومت برطانیہ کی پالیسی نہایت روادارانہ ہے - اور اسکی امداد اسباب کو ظاہر کرتی ہے کہ حکومت ہر ایک مذہبی جماعت کے ساتھ مساویانہ سلوک کرتی ہے -

مسجد کا افتتاح

ایک دو ماہ کے اندر اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا - تو اس مسجد کا افتتاح ہوگا - اور امید کی جاتی ہے - کہ اس موقعہ پر ایک خاص تقریب کا انتظام جماعت احمدیہ کی طرف سے کیا جائیگا جس میں علاوہ پبلک اور مختلف اقوام کے معززین کو بلانے کے بعض نہایت ہی نامور ہستیوں کو بلانے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے - اور حکومت کے اعلےٰ حکام اور ذمہ دار افسر بھی اس موقعہ پر شریک ہو کر خوشی محسوس کریں گے - اور عنقریب ہی اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ سے مشرقی افریقہ کے تمام لوگوں کو اس تقریب کی اطلاع کر دی جائیگی - باقی انشاء اللہ العزیز (نامہ نگار)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے - (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۶۷۸۹ منکہ شیخ محمد کرم علی ولد فاضل محمد دلبر قوم شیخ پیشہ زمینداری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن موضع پنکال ڈاکخانہ بتگیا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد کچھ نہیں ہے - کیونکہ والد بزرگوار ابھی زندہ ہیں - چونکہ والد بزرگوار گاؤں کے سربراہ یعنی نمبردار ہیں - اور بفضلہ تعالیٰ کافی جائیداد کے مالک ہیں - اور خاکسار ان کا سب سے بڑا لڑکا ہے چونکہ والد بزرگوار نے ابھی بیعت نہیں کی ہے لیکن ہم چار بھائی بفضلہ تعالیٰ احمدی ہیں جن میں سے صدقہ ملنے سے اپنی ہونے والی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - مجھے والد بزرگوار ذاتی خرچ کے لئے سالانہ /۱۵۰ روپے دیتے ہیں - جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - کاتب الحروف محمد شجاعت علی بوہی ۶۷۹۰ العبد محمد کرم علی بزبان اڑیہ - گواہ شد:- محمد مظفر علی پنکال - گواہ شد نیاض الدین ماموں موصی -

۶۷۸۶ منکہ منو بی بی زوجہ دائم خان صاحب ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ قوم پٹھان عمر ۴۸ سال - تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :- زیورات طلائی دو تولہ قیمتی /۲۰ روپے - زیورات نقرئی /۵۰ روپے اور دین مہر جو میرے محترم خاوند دائم خان صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے مبلغ /۵۵۰ روپے کل جائیداد /۶۲۰ روپے ہوتی ہے - میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم - کاتب الحروف چوہدری محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال - اڑیسہ :- نشان انگوٹھا منو بی بی موصیہ - گواہ شد :- دائم خان خاوند موصیہ -

گواہ شد :- ہارون خان بزبان اڑیہ -

۶۷۸۷ صغیرن بی بی زوجہ سلیمان خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - ایک قطعہ زرعی زمین نصف بیگہ قیمتی /۳۸ روپے زیورات طلائی قیمتی /۴۸۰ روپے - زیور نقرئی /۲ روپے ہے لہٰذا کل جائیداد کی قیمت مبلغ /۵۲۰ روپے بنتی ہے - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - میرے خاوند محترم نے مذکورہ بالا زیور مجھے میرے مہر کے عوض میں دیا ہے - لہٰذا ان کے ذمہ اب کوئی رقم واجب الادا نہیں ہے - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد نشان انگوٹھا صغیرن بی بی - گواہ شد :- نیاض الدین کیرنگ - گواہ شد :- محمد اسمٰعیل کیرنگ -

۶۷۸۸ منکہ اقبال صدیقہ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب عزیز کے زئی افغان پیشہ خانہ نشین عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع نوشہرہ ککے زئیاں حال وارد قلعہ صوبہ سنگھ ڈاکخانہ ایضاً ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری کل جائیداد حسب ذیل ہے - جو اس وقت میرے قبضہ میں ہے - میرے تمام زیورات ان کا مجموعی وزن ۶ تولہ ہے جن کی قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے بشرح /۱۰۸ روپیہ فی تولہ /۶۵۴ روپیہ بنتی ہے برتن و پارچات و نقدی سب ملا کر ان کی قیمت /۸۰۰ روپیہ بنتی ہے - میرا حق مہر جو میرے خاوند واجب الادا ہے مبلغ /۴۰۰ روپیہ ہے کل میزان میری جائیداد کی مبلغ -/-/۱۶۶۵ بنتی ہے - جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس وقت میرا خاوند فیلڈ سروس پر ہے - جس کی طرف سے بطور فیملی الاٹمنٹ مبلغ /۶۰ روپے ماہوار مجھے ملتے ہیں ——— اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - وصیت مبلغ /۱۶۶/۸ کی ہے - اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی - تو اس کی بھی اطلاع کرتی رہوں گی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - وصیت مذکورہ بالا کی منظوری پر مبلغ /۵۰ روپے نقد ادا کروں گی - اور بقایا رفتہ رفتہ ادا کروں گی - العبد :- اقبال صدیقہ - گواہ شد :- محمد عبداللہ گواہ شد :- ڈاکٹر رحمت اللہ احمدی -

۶۷۹۷ منکہ محمود احمد مولوی فاضل - ولد محمد الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اگست ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے - ایک مکان پختہ و خام واقع خوشاب متصل مسجد احمدیہ جس کی قیمت /۸۵۰ ہے - اور ایک قطعہ زمین آٹھ مرلہ واقع جنوبی دارالامان قادیان جسکی قیمت اندازاً مبلغ /۱۵۰ روپیہ ہے - اس طرح کل جائیداد کی اندازاً قیمت ایک ہزار روپیہ بنتی ہے - اس مذکورہ بالا جائیداد سے ۱/۲ کا میں وارث ہوں - جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے - جبکہ اس وقت /۸/۸۸ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ اسکی کمی و بیشی کے مطابق داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد :- محمود احمد مولوی فاضل دارالبرکات قادیان - گواہ شد :- حاجی محمد عبد الرحمن ... دارالبرکات - گواہ شد :- ... احمد ... قادیان

Future Religion of the World

دنیا کا آئندہ مذہب

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ تو مقدر ہی کر دیا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دنیا کا آئندہ مذہب ہوگا - اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی جان و مال سے اس کی تمام جہان میں اشاعت کریں - اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مجددیت - مسیحیت - مہدویت نبوت کا ثبوت حضور ہی کی تحریرات سے دیا گیا ہے - مختصر یہ کہ اس میں بہت سے ایسے مضامین ہیں جن سے غیر احمدی و غیر مسلم احباب پر حجت پوری ہو سکتی ہے - اسے ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھیئے - قیمت چار آنہ - ایک روپیہ کے پانچ اسی قیمت پر ہمارے بیرونی مشنوں کو بھی روانہ کیا جا سکتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

930
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں

۷۶۴۹ - منکہ محمد منظر علی ولد قادر بخش صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ زمینداری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن موضع بنکال ڈاکخانہ نگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ جون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ چند قطعات زرعی زمین ۴ ایکڑ مختلف اقسام کی قیمتی -/۱۱۰۰ روپیہ اور ایک قطعہ مکان قیمتی -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ جس کی مجموعی قیمت -/۱۲۰۰ روپیہ بنتی ہے۔ لیکن ہنوز میرے ذمہ میری بیوی صاحبہ کا جہیز بی بی کا دین مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے واجب الادا ہے۔ لہٰذا اسکے منہا کرنے کے بعد کل جائیداد مبلغ -/۷۰۰ روپیہ رہ جاتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں اس کے بعد اور کوئی جائیداد پیدا کی۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد منظر علی۔ گواہ شد فیاض الدین احمد۔ گواہ شد عبد المجید خاں۔

۷۶۷۰ - منکہ بیچنی بی بی زوجہ دادو خاں ولائتی قوم پٹھان عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک قطعہ زمین زرعی ایک بیگھہ قیمتی -/۱۰۰ روپے اور دین مہر بذمہ خاوند -/۱۴۰ روپے۔ اس کل جائیداد -/۲۴۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا بیچنی بی بی موصیہ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۶ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد دادو خاں شوہر موصیہ بزبان اڑیہ۔ گواہ شد شیر علی بزبان اڑیہ برادر موصیہ۔

۷۶۳۹ - منکہ حاکم بی بی زوجہ چوہدری نور الٰہی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت بزمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد یکصد روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مہر کا حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کرونگی۔ العبد: نشان انگوٹھا حاکم بی بی موصیہ۔ گواہ شد عبد القیوم فرزند موصیہ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا نور الٰہی خاوند موصیہ۔

۷۵۵۰ - منکہ عزیز احمد ولد صوفی محمد فضل الٰہی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ البتہ میری ماہوار آمد اس وقت -/۸۹ روپیہ ہے۔ میں اس آمد کا ۱/۹ حصہ ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کرتا رہوں گا۔ نیز کمی بیشی آمد کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عزیز احمد کلرک سکشن (۷) ۵ E. دفتر انجینئر انچیف جنرل ہیڈ کوارٹر نئی دہلی۔ گواہ شد محمد ضیاء الحق نئی دہلی۔ گواہ شد عزیز احمد قادیانی

زیر نگرانی و ہدایت
حکیم محمد عبد الصمد صاحب دہلوی
ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے کام شروع کر دیا ہے اگر آپکے قدردانوں نے ہمت افزائی کی۔ تو ایسی عجیب و غریب ادویہ پیش کی جائیں گی کہ شاید و باید۔ اس سلسلہ میں فی الحال
"اوگلون"
حاضر خدمت ہے۔ جو ملیریا اور ان تمام بخاروں کے لئے اکسیر ہے۔ جو جگر کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ آزمانے پر "اوگلون" اپنی تعریف خود کرائے گی۔ یکصد ٹکیہ کی شیشی دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔ محصول ڈاک ایک سے تین شیشی تک نو آنہ صرف۔
دی تھری برادرز قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ایکسپریس گڈس سروس

سڑک کے ذریعہ
لاہور اور نگروٹہ کے درمیان
پک اپ سروسز سے
بلو۔ خالصہ۔ چھہرٹہ۔ امرتسر۔ ٹبالہ۔ دھاریوال۔ گورداسپور اور پٹھانکوٹ
کے مابین آمد و رفت
اس ماہ کے وسط کے قریب شروع ہو گی۔ جاری ہونے کی ٹھیک تاریخ کا خیال رکھیئے
شرح محصول:۔ $\frac{2}{3}$ ۱ پائیاں فی من فی میل۔

تفصیلات کے لئے
متعلقہ سٹیشنوں کے گڈس شیڈوں پر پہنچ کر دریافت کیجئے
یا
تحریری طور پر جنرل منیجر این۔ ڈبلیو ریلوے لاہور سے درخواست کیجئے
یا
ایس۔ اے۔ سی II ← ٹیلیفون نمبر ۳۲۱۹
جے۔ اے۔ سی (ایکسٹرا) ← ٹیلیفون نمبر ۲۴۰۹
سے دریافت کیجئے
جنرل منیجر

سوتی کپڑے پر قیمت کی سرکاری مہر دیکھیئے۔ اگر قیمت کپڑے پر چھپی ہوئی نہ ہو۔ تو دوکاندار سے کہیئے۔ کہ قیمتوں کی فہرست دکھائے کپڑے کی بعض مشہور قسموں کے دام نیچے لکھے جاتے ہیں۔ جن سے آپکو قیمتوں کی عام شرح کا اندازہ ہو جائے گا:۔
لیپرڈ کلاتھ ۳۶" ... ۱۹ روپے ۴ آنے فی تھان یعنی (۳۸ گز)
بلیچڈ ڈرل ۲۷½" ... ۲۸ روپے ۸ آنے فی تھان یعنی (۴۰ گز)
حاشیہ دار دھوتی بلیچڈ اور مرسی رائزڈ ۵۰" × ۸ گز ... ۸ روپے ۹ آنے جوڑا
لٹھا فل وہائٹ ۳۶" ... ۱۸ روپے ۹ آنے تھان یعنی (۳۷½ گز)
پلین بلیچڈ مرسی رائزڈ دھاری دار قمیض کا کپڑا ۳۰" ... ۲۲ روپے ۱۴ آنے یعنی (۴۲ گز)

محکمہ انڈسٹریز و سول سپلائیز نئی دہلی نے جاری کیا
A.A 1377

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ پیرس ریڈیو نے پیرس کے گورنر کا یہ حکم سنایا ہے کہ مارشل پٹیان اور وشی گیبنٹ کے ۵۰ دیگر سرکردہ وزراء اور افسروں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ انڈورا کے مقام پر سپین اور فرانس کی سرحد بند کر دی گئی ہے یہ کارروائی شمالی سپین میں وسیع پیمانہ پر گوریلا جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے کی گئی ہے۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر جنرل آئزن ہاور کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اینٹ ورپ کے شمال میں دشمن کو سیگفرائیڈ لائن کی بیرونی قلعہ بندیوں سے نکالا جا رہا ہے کیپلین اور سینبر وڈنک پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اتحادی دستے ویل۔ پارل ناسو اور ریلیا رنماک پر قابض ہو گئے ہیں تلبرگ صرف ۵ میل دور رہ گیا ہے۔ آرنہم کے جنوب میں سخت لڑائی کے بعد ہماری فوجیں کچھ آگے بڑھ گئی ہیں روباچ کے قریب ہی اتحادی فوجیں آخن کے شمال میں آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہیں۔ ہالینڈ میں جنرل ڈیمپسے کی اٹھارہ دن کی شدید لڑائی کے بعد جرمن فوجیں بالآخر کم از کم جنوب میں اپنی ڈیفنس لائن کو پیچھے ہٹاتی معلوم ہوتی ہیں اور اینٹ ورپ ٹرنہاؤٹ نہر کے ساتھ ساتھ ان کے پیچھے ہٹنے کے آثار ہیں۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ مارشل پٹیان۔ لاول۔ اس کی بیوی اور وشی گورنمنٹ کے وزراء میں سے اکثر جن میں مارخل وبٹ وغیرہ شامل ہیں مغربی جرمنی کے ایک گاؤں میں مقیم ہیں۔

لاہور ۷؍ اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایسے اشخاص کو پانچ ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ جو جاسوسی کے کام اور خلاف قانون سرگرمیوں میں مشغول دشمن کے ایجنٹوں کو گرفتار کرائیں گے۔ یا ان کی گرفتاری کا موجب بننے والی اطلاع بہم پہنچائیں گے۔

کراچی ۷؍ اکتوبر۔ چند کسانوں نے یہاں ایک بہت بڑے جاگیردار نواب والی کے بنگلے پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ اور اس کے تمام سامان اور فرنیچر کو جلا دیا۔ اس طرح چند جھونپڑیاں بھی تباہ کر دی گئیں۔

کانڈی ۷؍ اکتوبر۔ جنوب مشرقی ایشیا کی کمان کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ٹڈم روڈ پر جاپانی پیدل فوجوں اور توپخانے کے اڈوں کو ہندوستانی دستوں نے تباہ کر دیا ہے ٹڈیم کے چار میل شمال میں ایک سڑک دشمن کے عقب میں کاٹ دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۷؍ اکتوبر۔ قریباً ۴۲ ہزار ٹن گندم ۲۰؍ ستمبر کو ختم ہونے والے دو ہفتوں کے دوران میں باہر سے ہندوستان پہنچ گئی ہے۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ اتحادیوں نے اپنی بری فوجیں یونان کی سرزمین پر اتار دی ہیں۔ ایڈریاٹک کے علاقہ کی بری فوجوں کے دستے چند یونانی جزیروں۔ یونان کی سرزمین اور البانیہ میں جا پہنچے ہیں۔ اور دونوں ممالک میں دشمن فوجوں سے متصادم ہو رہے ہیں۔ اتحادی فوجوں کو پیراشوٹوں۔ بحری طیاروں اور باربردار طیاروں سے اتارا گیا۔ اتحادی فوجوں نے یونان میں فضائی میدان سنبھال لیا ہے۔ فی الحال فوجوں کو بڑے پیمانہ پر نہیں اتارا گیا اس فوج کشی کا مقصد یہ ہے کہ بلقان کے ممالک سے پیچھے ہٹنے والی جرمن فوجوں کو پریشان کیا جائے۔

نئی دہلی ۷؍ اکتوبر۔ اخبار ڈان نے سکندریہ کانفرنس کے متعلق اپنے ایڈیٹوریل مضمون میں تبصرہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ ممالک عربیہ میں گہرا اقتصادی ربط اور تعلق ہونا چاہئیے۔ اخبار مذکور نے برطانیہ اور امریکہ کو انتباہ کیا ہے کہ اگر وہ فلسطین کے متعلق اسکندریہ کانفرنس کے فیصلہ کو نامنظور کر دیں گے۔ تو اس کے لئے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ برطانیہ نے مارچ ۴۴ء کے بعد فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو بند کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اب وہ اس معاملہ میں خاموش ہے۔ اس اثناء میں یہود کی تحریک کی حمایت کی جا رہی ہے۔

سری نگر ۷؍ اکتوبر۔ خان بہادر چودھری خوشی محمد صاحب ناظر ۲؍ اکتوبر کی رات کو خون کے دباؤ کا شدید دورہ پڑنے کے باعث انتقال فرما گئے۔ آپ کا جنازہ کشمیر ہی میں اٹھایا گیا جہاں آپ گورنر اور منسٹر رہ چکے ہیں۔

جموں ۷؍ اکتوبر حکومت نے ڈیفنس رولز کے ماتحت اعلان کیا ہے کہ صوبہ کشمیر میں کوئی قصاب چربی کی قیمت گوشت کی قیمت سے زیادہ نہ لے نہ دے۔ ورنہ ہر دو کو گرفتار کیا جائے گا۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ ہالینڈ میں انگریزی دستے ایک ایسی جگہ پہنچ چکے ہیں۔ جہاں سے کلالوک صرف تین میل دور ہے۔ اس سے مغرب میں اینٹ ورپ کے شمال کی طرف ہماری فوجیں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ کل انگریزی فوج نے آرنہم کے علاقہ پر جو حملہ کیا۔ اس میں ابتدائی کامیابی حاصل ہو چکی ہے اور یہ حملہ ختم ہو چکا ہے۔ آخن کے علاقہ میں جو امریکی فوجیں لڑ رہی ہیں۔ وہ دو میل اور آگے بڑھ چکی ہیں۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ ڈنکرک کی جرمن فوج کو جو مہلت دی گئی تھی۔ وہ آج تیسرے پہر ختم ہو چکی ہے۔ سرکاری طور پر تو اس کے متعلق کوئی خبر نہیں ملی۔ مگر خیال کیا جاتا ہے کہ بندرگاہ پر حملہ شروع ہو گیا ہے۔ بندرگاہ سے تیس ہزار شہریوں کو نکال دیا گیا ہے۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ یونان کے جن علاقوں میں اتحادی فوجیں اتری تھیں۔ وہاں سے سات میل آگے بڑھ چکی ہیں۔ اور ایک بندرگاہ ریون کو آزاد کرا لیا گیا ہے

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ اٹلی میں پانچویں فوج کے دستے بلونیا کی طرف ۵ میل اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ یہاں سے ۱۴ میل دور ایک شہر پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ ریمنی کے مغرب میں ایک اونچی زمین پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے

لاہور ۷؍ اکتوبر حکومت پنجاب نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے کوئی شخص پنجاب میں کسی مقام سے بھیڑ۔ بکری۔ گائے کا گوشت اور پیاز برآمد نہیں نہیں کر سکتا۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ عرب نیوز ایجنسی کا صنعتی نمائندہ لنڈن سے لکھتا ہے کہ برطانیہ سے اونی اور سوتی کپڑے کے کاتنے کی مشینری اور صنعتی سامان کی مزید قسطیں فلسطین بھیجا قرار پایا ہے۔ جہاں اس صنعت میں اہم ترقی ہونے والی ہے۔

اکسیر ملیریا:۔ ملیریا کا نہایت مجرب علاج ایک گولی صبح و شام بعد از غذا۔ قیمت ایک روپیہ کی ۲۴ گولیاں
طبیہ عجائب گھر قادیان

لکھنؤ ۷؍ اکتوبر۔ مسلمانان ہند کی اقتصادی ترقی کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ ایک آل انڈیا زکوٰۃ فنڈ (بیت المال) قائم کرنے کے امکان پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے دفتر سے صوبائی مسلم لیگ کو ایک سرکلر موصول ہوا ہے۔

پٹنہ ۷؍ اکتوبر۔ قصبہ مانو (ضلع پٹنہ) میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس میں پندرہ اشخاص مجروح ہوئے۔ جھگڑا ایک مردے کے دفن کرنے پر شروع ہوا۔ مسلمانوں نے ایک ایسے مقام پر قبر بنائی۔ جس کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ وہ قدیم قبرستان ہے لیکن ہندوؤں نے مداخلت کی۔ اور کہا کہ یہ جگہ قبرستان نہیں۔ ہندوؤں نے مردے کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دیا۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ روزنامہ ڈیلی میل کے نامہ نگار خصوصی نے سٹاک ہالم سے اطلاع دی ہے کہ جرمن فوجی افسروں نے جرمنی کی شکست کے بعد۔ جس وقت جرمنی سے سارا اسلحہ چھین لیا جائے گا۔ جرمنی کی فوجی روایات کو زندہ رکھنے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ چنانچہ جرمنوں کا بہترین اسلحہ پہاڑوں کے غاروں میں چھپایا جا رہا ہے۔ اور انتظام کیا جا رہا ہے کہ شکست کے بعد جرمنوں کو جنگی ٹریننگ دی جائے۔ لارڈ ورین بورن نے بھی ہاؤس آف لارڈز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی نے ابھی سے اگلی جنگ کی تیاری شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۷؍ اکتوبر۔ مسٹر امیری وزیر ہند نے دارالعوام میں بیان کیا کہ کانگرسی لیڈروں کی رہائی کے سوال پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

ہمدرد نسواں
حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجربہ فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے
قیمت فی تولہ ...... ایک روپیہ چار آنہ
مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان